باب 8
خوش حال گاؤں اور پھلتے پھولتے شہر

4620CH08



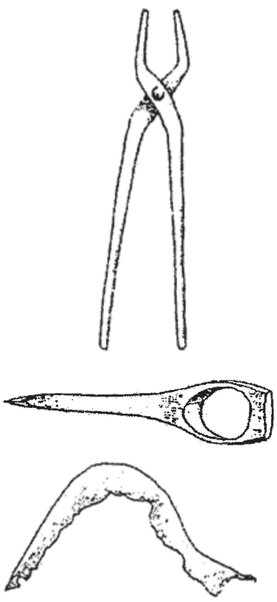
لوہار کی دوکان پر پربھاکر

پربھاکر لوہاروں کو کام کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ ایک چھوٹی سی بینچ پر کلہاڑی اور درانتی جیسے کچھ اوزار فروخت کرنے کے لیے رکھے تھے۔ دوسری جانب بھٹی جل رہی تھی۔ اوزار بنانے کے لیے دو لوگ لوہے کی ایک چھڑ کو گرم کرکے پیٹ رہے تھے۔ پربھاکر کو یہ سب بے حد دلچسپ لگ رہا تھا۔

لوہے کے اوزار اور زراعت

لوہے کا استعمال آج ایک عام بات ہے۔ لوہے کی بنی اشیا ہماری روزمرّہ کی زندگی کا حصّہ بن گئی ہیں۔ اس برصغیر میں لوہے کا استعمال تقریباً 3000 سال قبل شروع ہوا۔ وسیع پتھروں کی قبروں سے لوہے کے اوزار اور ہتھیار کافی بڑی تعداد میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق تم باب 4 میں پڑھ چکے ہو۔

تقریباً 2500 سال قبل لوہے کے اوزاروں کے بڑھتے ہوئے استعمال کا ثبوت ملتا ہے۔ ان میں جنگلوں کو صاف کرنے کے لیے کلہاڑی اور جُتائی کے لیے ہلوں کے پھلکے شامل ہیں۔ باب 5 میں تم نے پڑھا تھا کہ لوہے کے پھلکے کے استعمال سے زراعتی پیداوار میں اضافہ ہوتا تھا۔



لوہے کے اوزار
لوہے کی ایسی پانچ اشیا کی فہرست بناؤ جن کا تم روزانہ استعمال کرتے ہو۔
یہاں کچھ نام دیئے گیے ہیں درانتی، سنڈاسی، کلہاڑی۔
ہر ایک تصویر کے لیے مناسب نام کا انتخاب کیجیے۔

زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے دوسرے اقدامات: آبپاشی

خوش حال گاؤں کے بغیر راجاؤں اور ان کی حکومتوں کا قائم رہنا ناممکن تھا۔ جس طرح زراعت کے ارتقا اور فروغ کے لیے جدید اوزار اور پودلگانا (باب 5) اہم اقدام تھے اسی طرح آب پاشی بھی کافی کارآمد ثابت ہوئی۔ اس وقت آب پاشی کے لیے نہریں، کنوئیں تالاب اور مصنوعی جھیلیں تعمیر کی گئیں۔

اس چارٹ میں تمہیں آب پاشی کی تعمیراتی کاموں کے کچھ مرحلے دکھائے گئے ہیں خالی جگہوں میں صحیح جملے بھرو۔

2019-20

- لوگوں نے محنت کی۔
- کسانوں کو بھی فائدہ پہنچا کیونکہ اب پیداوار میں اضافہ یقینی ہوگیا۔
- ٹیکس ادا کرنے کے لیے کسانوں کو پیداوار میں اضافہ کرنا تھا۔
- حکمرانوں نے آب پاشی کے منصوبے بنائے اور رقم صرف کی۔

1۔ بادشاہ کو فوج، محل اور قلعہ تعمیر کروانے کے لیے رقم کی ضرورت تھی۔	2۔ وہ کسانوں سے ٹیکس لیتے تھے۔
3۔	4۔ یہ آب پاشی سے ہی ممکن تھا۔
5۔	6۔
7۔ زراعتی پیداوار میں اضافہ ہوا۔	8۔ محاصل میں بھی اضافہ ہوا۔
9۔	

گاؤں میں کون رہتے تھے؟

اس برصغیر کے جنوبی اور شمالی حصوں کے زیادہ تر گاؤں میں کم از کم تین قسم کے لوگ رہتے تھے۔ تمل علاقے میں بڑے زمین داروں کو ویلالار (Vellalar)، عام ہل چلانے والوں کو اوزاوار (Uzhavar) اور مزدوری کرنے والوں کو جن میں غلام بھی شامل تھے کادائیے سیار (Kadaisiyar) اور آدی مائی (Adimai) کہا جاتا تھا۔

ملک کے شمالی حصّے میں گاؤں کا مکھیا 'گرام بھوجک' کہلاتا تھا۔ اکثر ایک ہی خاندان کے لوگ اس عہدے پر کئی نسلوں تک فائز رہتے تھے۔ ایک طرح سے گویا یہ موروثی عہدہ تھا۔ گرام بھوجک کے عہدے پر عام طور سے گاؤں کا سب سے بڑا زمین دار ہوتا تھا۔ ان کی زمین پر عموماً ان کے غلام اور مزدور کام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بارسوخ ہونے کی وجہ سے عموماً بادشاہ بھی ٹیکس جمع کرنے کے لیے ان ہی کو تعینات کرتے تھے۔ یہ منصف اور کبھی کبھی پولس کا کام بھی کیا کرتے تھے۔

گرام بھوجکوں کے علاوہ دیگر خود مختار کاشت کار بھی ہوا کرتے تھے۔ جنہیں گرہ پتی کہا جاتا تھا۔ ان میں زیادہ تر چھوٹے کسان ہی ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے مرد اور عورتیں بھی تھیں جن کے پاس اپنی زمین نہیں ہوتی تھی۔ یہ غلام اور کرم کار تھے جنھیں دوسروں کی زمین پر کام کر کے اپنی گذر بسر کرنی پڑتی تھی۔

زیادہ تر گاؤں میں لوہار، کمہار، بڑھئی اور بنکر جیسے کچھ دست کار بھی ہوتے تھے۔

قدیم ترین تامل تخلیقات

تمل کی قدیم ترین تصانیف کو سنگم ادب کہتے ہیں۔ ان کی تصنیف تقریباً 2300 سال قبل کی گئی تھی۔ انھیں سنگم اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ مدورئی (نقشہ 7، صفحہ 105) کے مشاعروں میں اس کا مجموعہ تیار کیا جاتا تھا۔ گاؤں میں رہنے والوں کے جن تمل ناموں کا ذکر یہاں کیا گیا ہے وہ سنگم ادب میں پائے گئے ہیں۔

شہر۔ کیا کہتی ہیں کہانیاں، سفرنامے مجسمے اور آثار قدیمہ

تم نے جاتکوں (Jatakas) کے بارے میں سنا ہوگا۔ یہ وہ کہانیاں ہیں جو عام لوگوں میں مروّج تھیں۔ بدھ راہبوں نے ان کو جمع کیا تھا۔ یہاں ایک جاتک کہانی دی گئی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک غریب آدمی کس طرح رفتہ رفتہ مالدار بن جاتا ہے۔

قدیم شہروں کی زندگی کے حالات کے بارے میں جاننے کے لیے ہم کچھ اور ثبوتوں کا بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ شہروں، گاؤں یا پھر جنگلوں کی زندگی سے وابستہ واقعات کو

ہوشیار غریب آدمی

کسی شہر میں ایک غریب نوجوان رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک مرے ہوئے چوہے کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے اس چوہے کو ایک سکّے کے عوض ایک ہوٹل والے کی بلّی کے لیے فروخت کر دیا۔

پھر ایک روز بڑی زور کی آندھی آئی راجہ کا باغ ٹوٹی ہوئی شاخوں اور پتیوں سے بھر گیا۔ اس کا مالی اسے صاف کرنے کی ترکیبیں سوچ سوچ کر پریشان ہو گیا۔ نوجوان نے مالی سے کہا کہ اگر پتے اور لکڑیاں اسے دے دی جائیں تو وہ باغیچے کی صفائی کر سکتا ہے۔ مالی فوراً راضی ہو گیا۔

نوجوان نے پاس ہی کھیل رہے بچوں کو یہ کہہ کر جمع کر لیا کہ ہر ایک شاخ اور پتّے کے عوض انھیں ایک ایک مٹھائی ملے گی۔ دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے باغیچے سے ایک ایک تنکا چن کر دروازے کے نزدیک لگا دیا۔ اس وقت راجہ کا کمہار برتنوں کو پکانے کے لیے ایندھن کی تلاش میں گزرا۔ اس نے پورے ڈھیر کو خرید لیا اس طرح نوجوان کے پاس کچھ اور پیسے آ گئے۔

اب اس نوجوان نے ایک اور منصوبہ بنایا۔ ایک بڑے برتن میں پانی بھر کر وہ شہر کے دروازے پر گیا اور وہاں اس نے گھاس کاٹنے والے 500 افراد کو پانی پلایا۔

خوش ہو کر ان لوگوں نے کہا ''تم نے ہمارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا۔ بتاؤ اب ہم تمہارے لیے کیا کر سکتے ہیں؟''

اس نے کہا میں آپ کو یہ اس وقت بتاؤں گا جب مجھے آپ کی مدد کی ضرورت پیش آئے گی۔''

اس کے بعد اس نے ایک تاجر سے دوستی کی۔ ایک دن اس تاجر نے بتایا کہ ''کل ایک گھوڑوں کا تاجر 500 گھوڑے لے کر شہر میں آ رہا ہے۔'' یہ سن کر اس نوجوان نے ان گھاس کاٹنے والوں کے پاس جا کر کہا ''مہربانی کر کے تم سب ایک ایک گھاس کا گٹھر مجھے دے دو اور اپنی گھاس اس وقت تک فروخت نہ کرنا جب تک میری گھاس فروخت نہ ہو جائے۔'' گھسیاروں نے اپنی گھاس کے 500 گٹھر دے دیے۔

جب گھوڑوں کے تاجر کو کہیں بھی گھاس نہ مل سکی تو اس نے اس نوجوان کی گھاس ایک ہزار سکّوں کے عوض خرید لی۔

اس کہانی میں مذکور لوگوں کے پیشوں کی فہرست مرتب کرو۔

ان میں سے ہر ایک کے لیے یہ طے کرنے کی کوشش کرو کہ وہ (a) شہر میں (b) گاؤں میں (c) شہر اور گاؤں دونوں میں رہتے تھے۔

گھوڑوں کا تاجر شہر میں کیوں آیا ہوگا؟

کیا تم سوچتے ہو کہ عورتیں کہانی میں بیان کیے گیے پیشوں کو اختیار کر سکتی تھیں؟ جواب کی وجوہات بتاؤ۔

سنگتراش فنکارانہ انداز سے اجاگر کرتے تھے۔ ان مجسموں کو ایسی عمارتوں کی ریلنگ، ستونوں یا صدر دروازے پر سجایا جاتا تھا جہاں لوگ آتے جاتے تھے۔

تقریباً 2500 سال قبل جن شہروں کا ارتقا ہو رہا تھا وہ باب 5 میں بیان کیے گئے مہاجن پدوں کی دارالحکومت تھے۔ جیسا کہ تم نے پڑھا ان میں سے کچھ شہر کی فصیلوں سے گھرے ہوتے تھے۔



دلی میں پایا گیا ایک چھلے دار کنواں (Ring well) ہڑپا کے پانی کے نکاس کے طریقوں سے یہ طریقہ کس طرح مختلف تھا؟
نیچے: سانچی کی مجسمہ سازی: یہ مدھیہ پردیش میں واقع سانچی کے استوپ کی مجسمہ سازی کا نمونہ ہے اس میں شہر کی زندگی کا ایک منظر ہے۔ تم باب 11 میں سانچی کے بارے میں پڑھوگے۔ ان دیواروں کو بغور دیکھو کیا وہ اینٹوں سے بنی ہیں یا پھر لکڑی یا پتھر سے؟ کیا اس کی ریلنگ (چھجہ یا بیرونی دیوار) لکڑی کی بنی ہے؟ ان عمارتوں کی چھتوں کا بیان کرو۔



بہت سے شہروں میں ماہرین آثار قدیمہ نے برتنوں کی قطاریں یا ایک کے اوپر ایک رکھے ہوئے سریمک (Ceramic) چھلے دریافت کیے ہیں انھیں چھلے دار کنویں (Ring Wells) کہا جاتا ہے۔ یہ کنویں، غسل خانے، نالی یا کوڑے دان کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ اکثر یہ کنویں لوگوں کے گھروں میں ہوتے تھے۔

محلوں، بازاروں یا عام گھروں کے باقیات بہت کم دستیاب ہوئے ہیں۔ غالباً: لکڑی، مٹی یا کچی اینٹوں یا چھپر سے بنے ہونے کی وجہ سے زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہ پائے ہوں گے۔ مستقبل میں ماہرین آثار قدیمہ ان کی تلاش کر سکتے ہیں۔

قدیم شہروں کے بارے میں وہاں گئے سیاحوں اور ملاحوں کے بیانات سے بھی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ایسا ہی ایک مفصل بیان کسی نامعلوم یونانی ملاح کا ہے۔ جن جن بندرگاہوں پر وہ گیا ان سبھی کے حالات اس نے قلمبند کیے ہیں۔ نقشہ 7 (صفحہ 105) میں بھروچ تلاش کرو۔ اب اس کے ذریعہ بیان کردہ حالات کو پڑھو۔

بیری گازا (بھروچ کا یونانی نام) کی داستان

بیری گازا میں خلیج بہت تنگ ہے، سمندر سے آنے والوں کے لیے کشتی چلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ بادشاہ کے مقرر کردہ ہوشیار اور باصلاحیت ملاح جو مقامی ہونے کے علاوہ تجربہ کار بھی ہوتے تھے وہ ہی یہاں جہاز لے جاسکتے تھے۔

بیری گازا میں شراب، تانبہ، ٹن، سیسہ، مونگا، پکھراج، کپڑے، سونے اور چاندی کے سکوں کی درآمد ہوتی تھی۔

ہمالیہ کی جڑی بوٹیاں، ہاتھی دانت، گومید، کارنیلین، سوتی کپڑے، ریشم اور عطر یہاں سے برآمد کیے جاتے تھے۔

بادشاہ کے لیے تاجر خاص تحائف لاتے تھے۔ ان میں چاندی کے ظروف، گلوکار نوجوان، خوبصورت عورتیں، عمدہ قسم کی شراب اور نفیس کپڑے شامل تھے۔

بیری گازا سے درآمد اور برآمد ہونے والی اشیا کی فہرست مرتب کرو۔

دو ایسی اشیا کے نام بتاؤ جن کا استعمال ہڑپا عہد میں نہیں ہوتا تھا؟

سکّے (Coins)

صفحہ 78 پر دی گئی کہانی میں تم نے دیکھا کہ کس طرح سکوں کی بنیاد پر جائیداد کی قیمت کا اندازہ کیا گیا تھا۔ ماہرینِ آثار قدیمہ کو اس عہد کے ہزاروں سکّے ملے ہیں۔ گود کر بنائے گئے سکے سب سے قدیم سکّے تھے جو تقریباً 500 سال چلے۔ اس کی تصویر مندرجہ ذیل ہے۔



گودے گئے سکّے

گود کر بنائے گئے سکّے عام طور پر مستطیل، چوکور یا گول ہوتے تھے جنھیں دھات کی چادر سے کاٹ کر یا دھات کی گولی کو چپٹا کر کے بنایا جاتا تھا۔ ان سکوں پر کندہ کاری نہیں کی جاتی تھی بلکہ ان کو کسی مہر یا علامت کی ڈائی یا پنچ کے ذریعہ گودا یا ٹھپہ لگایا جاتا تھا۔ ایسے سکّے برصغیر کے زیادہ تر حصوں سے ملے ہیں اور یہ عیسوی صدی کے اوائل تک رائج تھے۔

شہر: متعدد سرگرمیوں کے مراکز

اکثر شہر کئی وجوہات کی بنا پر مشہور ہو جاتے تھے۔ مثلاً متھرا (نقشہ 7 صفحہ 109 کو دیکھو)۔

مبادلہ کے دیگر ذرائع

سنگم ادب کی اس چھوٹی سی نظم کو پڑھو:

کھیتوں کے سفید دھان گاڑیوں پر لادے جا رہے ہیں
نمک کے لیے لمبے لمبے راستے،
چاندنی سی سفید ریت پر،
خاندان کو سمیٹے،
کہیں پیچھے چھوٹ نہ جائیں،
شہروں سے نمک کے سوداگروں کے
یوں چلے جانے سے صرف سناٹا رہ جاتا ہے۔

سمندر کے کنارے نمک کی بہت زیادہ پیداوار ہوتی تھی۔

تاجر کس چیز سے اس کا مبادلہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں؟
وہ کس طرح سفر کر رہے ہیں؟

یہ 2500 سال سے بھی زیادہ عرصہ سے ایک نہایت اہم شہر رہا ہے۔ کیونکہ یہ آمدورفت اور تجارت کے دو اہم راستوں پر واقع تھا۔ ان میں سے ایک راستہ شمال مغرب سے مشرق کی طرف اور دوسرا شمال سے جنوب کی طرف جانے والا تھا۔ شہر کے اطراف قلعہ بندی تھی۔ اس میں متعدد مندر تھے۔ اطراف کے کسان اور مویشی پالنے والے شہر میں رہنے والوں کے لیے کھانا مہیا کرتے تھے۔ متھرا ایک ایسا مرکز بھی تھا جہاں بہترین مجسمے بھی تراشے گئے۔

تقریباً 2000 سال قبل متھرا کشانوں کی دوسری دارالحکومت بنا۔ اس کے بارے میں تم اگلے باب میں پڑھوگے۔ متھرا ایک مذہبی مرکز بھی رہا ہے۔ یہاں بودھ وہار اور جین مندر ہیں۔ یہ کرشن بھکتی کا ایک اہم مرکز تھا۔

متھرا میں مختلف قسم کی سطحوں پر کندہ کتبے اور مجسموں پر تحریریں کھدی ہوئی پائی گئی ہیں۔ عموماً یہ مختصر کتبے ہیں، جو عورتوں اور مزدوروں کے ذریعہ خانقاہوں یا مندروں کو دیے جانے والے عطیات کا بیان کرتے ہیں۔ عموماً شہر کے بادشاہ رانی، افسران تاجر اور دستکار اس قسم کے عطیات پیش کرتے رہتے تھے۔ مثال کے طور پر متھرا کے کتبوں میں، سناروں، لوہاروں، بنکروں، ٹوکری بننے والوں، مالا بنانے والے اور عطر بنانے والوں کا تذکرہ ہے۔

متھرا کے لوگوں کے پیشوں کی ایک فہرست مرتب کرو۔ ایک ایسے پیشے کا نام بتاؤ جو ہڑپا کے شہروں میں نہیں تھا۔

شمالی سیاہ چمکدار ظروف (این بی پی ڈبلیو)

شمالی سیاہ چمکدار ظروف (این بی پی ڈبلیو) سخت اور چاک پر بنے ہوئے ہوتے ہیں جس کی سطح کالی اور چمکدار ہوتی ہے اور دیکھنے میں دھات کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔ کمہار اپنے مٹی کے بنے برتنوں کو اپنی بھٹی میں بہت زیادہ درجہ حرارت میں پکاتا ہے جس کے نتیجے میں ان کی باہری سطح کالی ہو جاتی ہے۔ ان پر چکنا کالا آمیزہ بھی لگایا جاتا ہے جس سے برتن پر شیشے جیسی چمک پیدا ہو جاتی ہے۔

دست کاری اور دست کار

آثار قدیمہ میں دست کاری کے بہت سے نمونے حاصل ہوئے ہیں۔ ان میں مٹی کے بہت ہی خوبصورت مٹکے اور برتن ملے ہیں، جنھیں شمالی سیاہ چمکدار ظروف کہا جاتا ہے کیونکہ یہ زیادہ تر برصغیر کے شمالی حصّے میں ہی ملتے ہیں۔

خیال رہے کہ باقی اور دستکاریوں کے باقیات نہیں رہے ہوں گے۔ جیسے کہ مختلف گرنتھوں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کپڑوں کی پیداوار بہت اہم تھی۔ شمال میں بنارس اور جنوب میں مدورائی اس کے مشہور مراکز تھے۔ یہاں عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے تھے۔ مختلف دست کار اور تاجروں نے اپنی اپنی تنظیمیں بنالی تھیں جن کو شرینی کہا جاتا تھا۔ دستکاروں کی شرینی کا کام تربیت دینا، خام مال مہیا کرانا اور تیار شدہ سامان کی تقسیم کرنا تھا۔ جبکہ تاجروں کی شرینیاں تجارت کا کام کاج دیکھتی تھیں۔ شرینیاں بینک کے طور پر بھی کام کرتی تھیں جہاں لوگ پیسے جمع کرتے تھے۔ نفع حاصل کرنے کی غرض سے اس رقم

سوت کاتنے اور بُننے کے قوانین

یہ قوانین ''ارتھ شاستر'' سے ماخوذ ہیں۔ باب 7 میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ایک افسر کی نگرانی میں کارخانوں میں سوت کی کتائی اور بنائی کی جاتی تھی۔

اون، پیڑوں کی چھال، کپاس، پٹوا اور سن کی تیاری کے کام میں بیوائیں، مختلف کاموں میں مہارت رکھنے والی عورتیں، راہبات، بزرگ طوائف، راجہ کی سبکدوش کنیزیں نوکرانیوں اور مندروں کی ملازمت سے سبکدوش خواتین کو کام میں لگایا جاسکتا ہے۔

انھیں ان کے کام اور اہلیت کے مطابق مزدوری دینی چاہیے۔ جن خواتین کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے وہ اپنی کنیزوں کو بھیج کر خام مال منگوا سکتی ہیں اور پھر تیار شدہ مال انھیں بھجوا سکتی ہیں۔

وہ عورتیں جو کارخانوں تک جاسکتی ہیں، انھیں اپنا مال کارخانے تک صبح سویرے لے جانا پڑتا تھا جہاں انھیں مزدوری ملتی تھی۔ اس وقت مال کو بخوبی پرکھنے کے لیے روشنی ہوتی ہے۔ اگر نگراں اس عورت کی طرف دیکھتا ہے یا ادھر ادھر کی باتیں کرتا ہے تو اسے سزا ملنی چاہیے۔

اگر عورت نے اپنا کام پورا نہیں کیا تو اسے جرمانہ دینا ہوگا۔ اس کے لیے اس کا انگوٹھا بھی کاٹا جاسکتا ہے۔

ان عورتوں کی فہرست مرتب کرو جنھیں نگراں کام کے لیے مقرر کرسکتا تھا؟ کیا کام کرنے کے دوران عورتوں کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا؟

سے سرمایہ کاری کی جاتی تھی اور اس سے حاصل ہونے والے نفع کا کچھ حصہ جمع کرنے والے کولوٹا دیا جاتا تھا یا پھر مذہبی اداروں کو دے دیا جاتا تھا۔

قریبی مشاہدہ— آریکامیڈو

(نقشہ 7 صفحہ 101) میں آریکامیڈو (پوڈوچیری میں) تلاش کرو اور صفحہ 84 میں روم کے متعلق دی گئیں معلومات پڑھو۔ تقریباً 2200 سے 1900 سال قبل آریکامیڈو ایک بندرگاہ تھا جہاں دور دراز سے آئے جہازوں سے سامان اتارا جاتا تھا۔ یہاں اینٹوں سے بنا ایک ڈھانچہ ملا ہے جو غالباً گودام رہا ہوگا۔ یہاں بحر رومی خطہ کے ایمفورا (Amphorae) جیسے برتن ملے ہیں۔ ان میں شراب، تیل یا اور کوئی سیال شے رکھی جاسکتی تھی۔ ان میں دونوں طرف پکڑنے کے لیے ہتھے لگے ہیں۔ ساتھ ہی یہاں اریٹائن (Arretine) جیسے مہر لگے ہوئے سرخ چمکدار برتن بھی ملے ہیں۔ اٹلی کے ایک شہر کا نام انھیں اریٹائن برتن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسے مہر لگے سانچے پر گیلی چکنی مٹی کو دبا کر بنایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ ایسے برتن بھی ملے ہیں جن کا ڈیزائن تو روم کا تھا لیکن وہ یہیں بنائے جاتے تھے۔ یہاں رومن لیمپ، کانچ کے برتن اور جواہرات بھی ملے ہیں۔

ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے حوض بھی ملے ہیں جو غالباً کپڑا رنگنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہوں گے۔ یہاں پر شیشے اور نیم مہنگے پتھروں سے منکے بنانے کے کافی ثبوت ملے ہیں۔

ان ثبوتوں کی فہرست تیار کیجیے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روم کے ساتھ تعلقات تھے۔



برتن کندہ کیے گئے

کندہ کیے گئے مٹی کے برتن کئی برتنوں پر براہمی رسم الخط میں کتبے دستیاب ہوئے ہیں۔ شروع شروع میں تمل زبان کے لیے اسی رسم الخط کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے انھیں تمل براہمی کتبے بھی کہا جاتا ہے۔

کہیں اور

(نقشہ 6 صفحہ 72-73) میں روم تلاش کرو یہ یوروپ کے سب سے قدیم شہروں میں سے ایک ہے۔ اس کا ارتقا تقریباً اس وقت ہوا جب گنگا کے میدان کے اطراف شہروں کا ارتقا ہو رہا تھا۔ روم ایک عظیم الشان سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ یہ یوروپ، شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا تک پھیلی ہوئی سلطنت تھی۔ اس کے سب سے اہم حکمرانوں میں سے ایک آگسٹس (Augustus) نے تقریباً 2000 سال قبل حکومت کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ روم اینٹوں کا شہر تھا، جسے میں نے سنگ مرمر کا بنوایا۔ آگسٹس اور اس کے بعد کے حکمرانوں نے کئی مندر اور محل بھی تعمیر کروائے۔ آگسٹس نے عظیم الشان تماشہ گاہیں، (اوپن ایرتھیٹر) تعمیر کروائے۔ ان میں چاروں طرف ناظرین کے بیٹھنے کی سیڑھی نما جگہیں ہوتی تھیں جہاں لوگ مختلف قسم کے پروگرام یا مظاہرے دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے غسل خانے بھی بنوائے جہاں عورتوں اور مردوں کے لیے علاحدہ اوقات مقرر تھے۔ یہاں لوگ ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے تھے اور آرام کرتے تھے۔ بڑی بڑی پختہ نہریں (Aqueduct) تعمیر کروائیں جن کے ذریعہ شہر کے غسل خانوں، فواروں اور بیت الخلاء کے لیے پانی لایا جاتا تھا۔



یہ بڑے کھلے رنگ محل یا تماشا گاہیں اور پختہ نہریں اتنے عرصے تک کیسے باقی بچے رہے؟

تصور کرو

تم بیری گازا میں رہتے ہو اور بندرگاہ کی سیر کے لیے نکلے ہو تمہیں کیا کیا دیکھنے کو ملا؟

کلیدی الفاظ

لوہا
گاؤں
آب پاشی
بندرگاہ
چھلے دار کنواں
شہر
شرینی
سنگم



آؤ یاد کریں

1۔ خالی جگہوں کو پر کرو:

(a) تامل میں بڑے زمین دار کو __________ کہتے تھے۔

(b) گرام بھوجک عام طور پر اپنی زمین پر __________ کاشت کاری کرواتے تھے۔

(c) تامل میں ہل والے __________ کہلاتے تھے۔

(d) زیادہ تر گرہ پتی __________ زمین دار ہوتے تھے۔

2۔ گرام بھوجکوں کے فرائض بتاؤ۔ وہ طاقتور کیوں تھے؟

3۔ گاؤں اور شہروں میں رہنے والے دستکاروں کی فہرست مرتب کرو۔

4۔ صحیح جواب تلاش کرو:

(a) چھلے دار کنویں کا استعمال

1۔ نہانے کے لیے

2۔ کپڑے دھونے کے لیے

3۔ آبپاشی کے لیے

4۔ پانی کے نکاس کے لیے کیا جاتا تھا

(b) کندہ کر کے بنائے گئے سکے:

1۔ چاندی

2۔ سونا

3۔ ٹن

4۔ ہاتھی دانت کے بنے ہوتے تھے

(c) متھرا ایک اہم

1۔ گاؤں

2۔ بندرگاہ

3۔ مذہبی مرکز

4۔ جنگلی علاقہ تھا

(d) شرینی

1۔ حکمرانوں

2۔ فن کاروں

3۔ کسانوں

4۔ مویشی پالنے والوں کی ایسوسی ایشن تھی۔

کچھ اہم تاریخیں

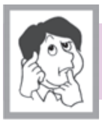
- برصغیر میں لوہے کے استعمال کی ابتدا (تقریباً 3000 سال قبل)
- لوہے کے استعمال میں اضافہ، شہر، کندہ کیے گئے سکّے (تقریباً 2500 سال قبل)
- سنگم ادب کی تخلیق کی ابتدا (تقریباً 2300 سال قبل)
- آریکامیڈو کا بندرگاہ (تقریباً 2200-1900 سال قبل)



آؤ گفتگو کریں

5۔ صفحہ 75 پر دکھائے گئے لوہے کے اوزاروں میں سے کون سے اوزار کاشت کاری کے لیے اہم رہے ہوں گے؟ بقیہ اوزار کس کام میں آتے ہوں گے؟

6۔ اپنے شہر کی پانی کی نکاسی کے نظام کا موازنہ تم ان شہروں کے پانی کے نکاس کے نظام سے کرو جن کے بارے میں تم نے پڑھا ہے۔ ان میں تمھیں کیا کیا یکسانیت اور فرق نظر آتا ہے؟



آؤ کر کے دیکھیں

7۔ اگر تم نے کسی دست کار کو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے تو چند جملوں میں اس کا بیان کرو۔ (اشارہ: انھیں خام مال کہاں سے دستیاب ہوتا ہے، کس طرح کے اوزاروں کا استعمال کرتے ہیں، تیار شدہ مال کا کیا ہوتا ہے وغیرہ۔)

8۔ اپنے شہر یا گاؤں کے لوگوں کے کاموں کی ایک فہرست مرتب کرو۔ متھرا میں کیے جانے والے کاموں سے یہ کتنے یکساں اور کتنے مختلف ہیں؟